روزنامہ
الفضل ربوہ
(ایڈیٹر): نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴/۳۹ | سوموار ۱۶ صفر ۱۴۱۰ھ، ۱۸ تبوک ۱۳۶۸ ہش، ۱۸ ستمبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۱۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے رُخ خدا کی طرف ہیں

حالیہ جلسہ سالانہ ۱۹۸۹ء کے بعد ایک جمعہ میں سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابعؒ) نے فرمایا:

"حکومتوں کے تعلق سے ہمارے دِل مرعوب نہیں ہیں۔ ہمارے رُخ خدا کی طرف ہیں اور خدا کی طرف ہی رہنے چاہئیں" (الفضل ۱۳ ستمبر ۱۹۸۹ء)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کر کے اگر مکہ کی نمبرداری چھوڑ دی تو اللہ تعالیٰ نے اُس کو ایک دنیا کی بادشاہی دی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی کمبل پہن لیا اور ہرچہ بادا باد ماکشتی در آب انداختیم کا مصداق ہو کر آپؐ کو قبول تو کیا خدا تعالےٰ نے ان کے اجر کا کوئی حصّہ باقی رکھ لیا؟ ہرگز نہیں۔ جو خدا تعالےٰ کے لئے ذرا بھی حرکت کرتا ہے وہ نہیں مرتا۔ جب تک اس کا اجر نہ پالے۔ حرکت شرط ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی طرف معمولی رفتار سے آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکی طرف دوڑ کر آتا ہے۔

ایمان یہ ہے کہ کچھ مخفی ہو تو مان لے جو ہلال کو دیکھتا ہے تیز نظر کہلاتا ہے لیکن چودہویں کے چاند کو دیکھ کر شور مچانے والا دیوانہ کہلائے گا۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۲۵/۲۶)

ایک شخص نے حضرت اقدس کی خدمت میں ایک عریضہ پیش کیا جسمیں یہ تحریر تھا کہ وہ ہرطرف افلاس سے گھرا ہوا ہے اور ایسے ایسے خیالات اس کے دماغ میں آتے ہیں کہ اسے موت بہتر معلوم ہوتی ہے۔ اور حضرت اقدس سے اس کا علاج چاہا تھا۔

حضور نے فرمایا کہ:

"ایسے خیالات کا علاج یہی ہوا کرتا ہے کہ آہستہ آہستہ خوفِ خدا پیدا ہوتا جائے اور کچھ آرام کی صورت بنتی جاوے۔ گھبرانے کی بات نہیں ہے رفتہ رفتہ ہی دُور ہوں گے جو گندے خیالات بے اختیار دل میں پیدا ہوتے ہیں اُن سے انسان خدا تعالیٰ کی درگاہ میں مؤاخذہ کے قابل نہیں ہوا کرتا بلکہ ایسے شیطانی خیالوں کی پیروی سے پکڑا جاتا ہے وہ خیالات جو اندر پیدا ہوتے ہیں وہ انسانی طاقت سے باہر اور مرفوع القلم ہیں۔ بے صبری نہ چاہیئے۔ جلدی سے یہ بات طے نہیں ہوا کرتی۔ وقت آئے گا تو دُور ہوں گی۔ توبہ و استغفار میں لگے رہیں اور اعمال میں اصلاح کریں۔ ایسے خیالات کا تخم زندگی کے کسی گزشتہ حصّہ میں بویا جاتا ہے تو پیدا ہوتے ہیں اور جب دُور ہونے لگتے ہیں تو یکدفعہ ہی دُور ہو جاتے ہیں خبر بھی نہیں ہوتی جیسے ہچکی کی بیماری کہ جب جانے لگے تو ایک دم ہی چلی جاتی ہے اور پتہ نہیں لگتا۔ گھبرانے سے اور آفت پیدا ہوتی ہے۔ آرام سے خدا سے مدد مانگے۔ خدا کی بارگاہ کے سب کام آرام ہی سے ہوتے ہیں۔ جلدی وہاں منظور نہیں ہوتی اور نہ کوئی ایسی مرض ہے کہ جس کا علاج وہاں نہ ہو ہاں صبر سے لگا رہے اور خدا کی آزمائش نہ کرے جب خدا کی آزمائش کرتا ہے تو خود آزمائش میں پڑتا ہے اور نوبت ہلاکت تک آجاتی ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۴۱-۴۲)

● ــ مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب انچارج خلافت لائبریری ربوہ کی اہلیہ محترمہ بعارضہ قلب اور سانس کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دُعا کریں۔

● ــ مکرم محمد انور صاحب قریشی مربی سلسلہ کے چھوٹے بیٹے عزیز عبادہ اسلم کو دمے کی شدید تکلیف ہوگئی ہے۔ اسے فضل عمر ہسپتال میں داخل کروایا گیا ہے۔ قارئین کی خدمت میں عزیز کی صحتیابی کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

● ــ مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب مینجر نصرت آرٹ پریس ربوہ کے برادر اصغر مکرم مرزا عبدالوہاب شوکت صاحب عرصہ سے دل کے مریض ہیں۔ اب معلوم ہوا ہے کہ دل بڑھ گیا ہے۔ دو والو تبدیل کرنے ہونگے ستمبر یا اس کے بعد آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے

● ــ مکرم اسماعیل اختر صاحب فوٹوگرافر (اختر سٹوڈیو) کی بچی عزیزہ طاہرہ اختر صاحبہ طالبہ بی ایڈ فیصل آباد کا ایک فوری اپریشن الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں ۱۹۔ ستمبر ۱۹۸۹ء کو ہو گا۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس مخلص خادم سلسلہ کی بچی کی کامل اور جلد صحتیابی کیلئے درد دل سے دعا کریں

● مکرم سید عبدالغنی شاہ صاحب سیکرٹری مال فیکٹری ایریا ربوہ چند روز سے گردوں کے انفیکشن کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ انکی صحتِ کاملہ کے لئے دُعا کریں۔

بازیافتہ نقدی

مکرم خادم محمود انور صاحب کو کچھ رقم نقدی کی صورت میں ملی ہے۔ جس کسی کی ہو دفتر الفضل ربوہ سے رابطہ کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۸ تبوک ۱۳۶۸ ہش ۱۸ ستمبر ۱۹۸۹ء

قبل از وقت؟

ہم بسا اوقات کسی بچے یا کسی نوجوان - مرد یا عورت - کی وفات پر کہہ دیتے ہیں کہ بیچارہ قبل از وقت ہی چلا گیا ابھی تو اس کے جینے کے دن تھے - اسے کیا کچھ کرنا تھا - چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ کر والدین میں سے کوئی اللہ کو پیارا ہو جائے تو ہمیں اس بات کا خیال آتا ہے کہ اسے تو ابھی اور جینا چاہیئے تھا - اس کے بچوں کو اسکی ضرورت تھی -

کیا واقعی کوئی شخص قبل از وقت اس دنیا سے گزر جاتا ہے - اس کا جواب ہاں بھی ہے - نہیں بھی - ہاں، ہماری سوچ کے مطابق - ہمارے ادھورے علم کے مطابق اور ہماری ناکام خواہشوں کے مطابق - ہم چاہتے ہیں کہ ایسا ہوتا یا ویسا ہوتا - لیکن "نہیں" حقائق کے مطابق اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر یعنی اس کے مقرر کردہ اندازوں کے مطابق -

اس بات کو یوں سمجھا جا سکتا ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ زندگی ایک سفر ہے اور ہر شخص کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے اس کے سفر کی ٹکٹ دی ہوئی ہے - اگرچہ اسے اسکی تحریر کا علم نہیں - لیکن جہاں اس کا سٹیشن آتا ہے وہ اُتر جاتا ہے - گویا ٹکٹ موجود ہے نہ پہلے اُتر سکتا ہے نہ بعد میں - اترے گا تو اپنے ہی سٹیشن پر - لیکن اسے بھی معلوم نہیں کہ کونسا سٹیشن اس کے اُتر جانے کا سٹیشن ہے - دوسروں کو بھی معلوم نہیں - جب اتر جاتا ہے تو ہم لوگ کہتے ہیں ابھی تو بہت سا سفر باقی تھا - ہاں ٹھیک ہے بہت سا سفر باقی ہے - لیکن گاڑی کا - جو دور تک چلے گی - بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ قیامت تک چلے گی اور دوسرے لوگوں کا جو ابھی گاڑی میں بیٹھے ہیں - جو اترے نہیں - وہ اگلے سٹیشنوں پر اتریں گے -

اگر یہی بات ہے - اور حقیقتاً یہی بات ہے تو قبل از وقت کسی کے اس دنیا سے گزر جانے کا کیا مطلب - ہر شخص اپنا وقت پورا کر کے ہی جاتا ہے - البتہ ہر شخص کا وقت ہے الگ الگ اور یہ کتنا ہے - اس کا صرف خدا کو علم ہے -

---

لو بیت گئی پندرہ ستمبر کی بھی تاریخ
اور حضرتِ طاہر ہیں بفضل اللہ سلامت
ہر گام بشارات کے انداز نئے ہیں
باتوں سے جھلکتی ہے ہر اک لمحہ کرامت

(ابوالاقبال)

مِری داستاں دوستی دوستی ہے تری داستاں ہے عداوت کا قصہ
تری گفتگو ہے کسیلی کہانی، مری گفتگو ہے حلاوت کا قصہ

مِرے آنسوؤں میں محبت کی مشعل مری مشعلوں میں ازل کی ضیائیں
تری مسکراہٹ میں نفرت کی ظلمت تری ظلمتوں میں شقاوت کا قصہ

وفا میری اُلفت کی سرحد کا پہرہ خلوصِ وفا زندگی کی ضمانت
ترے دِل کے شعلے بھڑک کے سناتے ہیں ہر بزم میں اِک بغاوت کا قصہ

خلا کی بلندی مِری پستیوں پر تسلّط جمانے سے قاصر رہی ہے
تری ہر بلندی پہ پستی ہے غالب تری پستیاں ہیں شکایت کا قصہ

میں افہام و تفہیم کا پاسباں ہوں سناتا بھی ہوں اور سنتا بھی ہوں مَیں
تری زندگی ہے تعصب کی حامل خرد کا بیاں ہے سفاہت کا قصہ

بفضلِ خدا مجھکو سب لوگ کہتے ہیں سچا ہے سچوں کا ساتھی رہے گا
ترے جھوٹ سے ہے پریشان دنیا تری یادگاریں ملامت کا قصہ

کئی آستینوں میں خنجر چھپے ہیں کئی کی زبانیں ہیں شعلہ بداماں
خدا جانے ماضی کی باتیں کہاں ہیں کہاں چھپ گیا ہے شرافت کا قصہ

نسیمؔ آجکل لوگ اپنی ڈگر لمحہ لمحہ بدلتے چلے جا رہے ہیں
ہر اک دل میں ہے راہرو کی شکایت ہر اک لب پہ ہے اب مسافت کا قصہ

نسیم سیفی

چندہ تحریکِ جدید اور اسکی وصولی

احباب کرام کو معلوم ہے کہ تحریک جدید کے سال رواں کے ختم ہونے میں اب بہت تھوڑا عرصہ باقی رہ گیا ہے - اس لئے تمام جماعتیں جلد از جلد اپنے وعدوں کی ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں اور خدا تعالیٰ کے خاص فضلوں اور حضرت امام جماعت احمدیہ کی مقبول دعاؤں کے وارث بنیں -

"نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے" (حضرت فضلِ عمرؓ)

(وکیل المال اول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

نورحسین

التقویٰ

اس وقت ہمارے سامنے التقویٰ کے دو شمارے ہیں۔ جلد ثانی کا شمارہ ۲ اور شمارہ ۳۔ التقویٰ احمدیہ جماعت کا عربی زبان میں انگلستان سے چھپنے والا ماہنامہ ہے۔ اس کے شمارہ ۲ یعنی جلد ۲ شمارہ ۲ کے ٹائٹل پر حضرت امام جماعت احمدیہ کی شبیہ ہے اور ٹائٹل ہی کی دوسری طرف گذشتہ سال کے احمدیہ جلسہ سالانہ کا ہوائی منظر۔ ٹائٹل کے اندر حضرت امام جماعت احمدیہ پریس کانفرنس سے خطاب فرما رہے ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تحریروں کے اقتباسات اور ایک نظم شامل اشاعت ہیں۔ حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ کا ۱۹۸۶ء کے جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقعے پر دیا گیا ایک خطاب شامل ہے جس کا عنوان ہے "ارتداد کی سزا"۔

اس کے علاوہ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب نے پاکستان کے حالات اخبارات اور بعض خطوط سے مرتب کرکے اس میں شامل اشاعت کئے ہیں۔ شمارہ ۳ میں بیت الفضل لندن کی تصویر ٹائٹل پر دی گئی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تحریرات کے اقتباسات اور ایک قصیدہ اور اس کے علاوہ قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا ایک خطبہ عید الاضحیہ اور موجودہ امام جماعت کی کتاب مذہب کے نام پر خون کے پہلے اور دوسرے باب کا ترجمہ اور ایک مضمون حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری کا ہے۔ اس مضمون میں آپ نے عیسائیوں کے عقیدہ کفارہ پر بحث کی ہے۔ مکرم رشید احمد صاحب چوہدری نے پاکستان میں احمدیہ جماعتوں کی جو خبریں شامل اشاعت کی ہیں ان میں ایک احمدی دوست کو ہتھکڑی لگی ہوئی دکھائی گئی ہے اور پولیس کے دو کارندے ان کے دائیں بائیں کھڑے ہیں۔ ٹائٹل کے دوسری طرف احمدیہ جماعت کے عقائد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تحریروں میں سے اخذ کرکے پیش کئے گئے ہیں۔

رسالہ ماہوار ہے اور ایک پرچے کی قیمت ۱/۲ پاؤنڈ ہے جبکہ زرِ سالانہ ۱۸ پونڈ ہے۔ رسالہ حاصل کرنے کے لئے احمدیہ جماعت کے برطانوی مرکز کی طرف رجوع کیا جائے۔

احمدیہ جماعت برطانیہ کی

مجلسِ شوریٰ

جماعتہائے احمدیہ برطانیہ کی دسویں مجلس شوریٰ محمود ہال لنڈن میں ہفتہ اور اتوار ۲۷ اور ۲۸ مئی ۱۹۸۹ء کو منعقد ہوئی۔ مکرم ہدایت اللہ صاحب بنگوی جو جماعتہائے احمدیہ برطانیہ کے جنرل سیکرٹری ہیں کی رپورٹ کے مطابق یہ مجلس خدا کے فضل سے نہایت کامیاب رہی۔ اس مجلس کی صدارت برطانیہ کی احمدیہ جماعت کے امیر مکرم آفتاب احمد خان صاحب نے کی۔ اختتامی اجلاس میں سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت نے بھی شرکت فرمائی اور حاضرین کو اپنے خطاب سے نوازا۔ اس موقعہ پر ۴۳ جماعتوں کے ۱۱۴ نمائندوں نے شرکت کی۔ گذشتہ سال ۴۱ جماعتوں کے ۱۰۳ نمائندوں نے مجلس شوریٰ میں حصہ لیا تھا۔ مولانا عطاء المجیب صاحب راشد جو جماعت احمدیہ برطانیہ کے مربی انچارج ہیں، مجلس عاملہ کے تمام ارکان، ۷ مربی، لجنہ اماء اللہ کی نو نمائندگان اور ۲۷ خصوصی دعوت کے ذریعے بلائے گئے افراد کے علاوہ ایڈیشنل وکیل التبشیر ایڈیشنل وکیل التصنیف اور مرکزی جشن تشکر کمیٹی کے سیکرٹری، ایڈیشنل وکیل المال اور وکیل الاشاعت نے شرکت کی۔

پہلے اجلاس کے آغاز پر مولانا لئیق طاہر صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ مکرم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں مجلس شوریٰ میں شرکت کرنے والوں کو خوش آمدید کہا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس مجلس کو بابرکت کرے۔ اور اس مجلس میں کی جانیوالی ہر گفتگو کی رہنمائی فرمائے۔

گذشتہ ۵ سالوں میں برطانیہ کی احمدیہ جماعت کو یہ سعادت حاصل رہی ہے کہ حضرت امام جماعت انکی ایسی مجالس میں شرکت فرماتے رہے ہیں۔ مکرم بنگوی صاحب کہتے ہیں کہ حضور کی موجودگی ہمارے رُوحانی اور تعلیمی پہلوؤں کو زیادہ با اصول اور دین کی روایت کیمطابق بنانے میں بہت ممد ثابت ہوئی ہے۔ حضور نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ اس موقعہ پر ہماری ہر گفتگو ایک نظام کے ماتحت ہونی چاہیئے اور نہایت سنجیدگی کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کیا جانا چاہیئے۔ خاص طور پر حضور نے تقویٰ کی طرف توجہ دلائی ہے۔ امیر صاحب نے اپنے خطاب میں اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ اس سال کی مجلس شوریٰ ایک خاص اہمیّت کی حامل ہے کیونکہ یہ عین اس تاریخ پر شروع ہو رہی ہے جس میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ کی وفات کے بعد امامت کا نظام جاری ہوا تھا۔ آپ نے احباب جماعت کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کروائی کہ ہم سب کو رُوحانی، اخلاقی اور سماجی ضروریات کو اس رنگ میں سامنے رکھنا چاہیئے کہ ہماری نوجوان نسل اس سے مستفید ہو سکے اور موجودہ مادی دور میں برائیوں سے بچ سکے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمیں مل جل کر یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ نوجوانوں کو صحیح رہنمائی فراہم کی جا سکے۔ مکرم امیر صاحب نے نہایت مسرّت کے ساتھ حضور کی خوشنودی کا ذکر کیا۔ اپنے خطاب کے اختتام پر آپ نے حضور کی اس داد و تحسین کا شکریہ ادا کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ برطانیہ کی احمدیہ جماعت کو مزید بہتر طریق پر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس خطاب کے بعد سیکرٹری صاحبان نے اپنی رپورٹیں پیش کیں۔ اس مجلس شوریٰ کی ایک خاص بات یہ بھی تھی کہ مال کی سب کمیٹی نے یہ تجویز پیش کی کہ جماعت برطانیہ کے لئے ایک مہمان خانہ خریدنے کی ضرورت ہے اور اسی وقت اراکین نے ۷۰ ہزار پونڈ کے وعدے پیش کر دئے۔ اور یہ وعدے نہ صرف مرد حضرات کی طرف سے پیش کئے گئے بلکہ لجنہ نے بھی اس میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا۔

مجلس شوریٰ کے آخری اجلاس میں تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم امیر صاحب نے حضور انور کی خدمت میں اختصار کے ساتھ شوریٰ کی کارروائی پیش کی اور سب کمیٹیوں نے تجاویز کے متعلق اپنے جن خیالات کا اظہار کیا تھا اور جس طرح ان پر بحث ہوئی تھی وہ بھی حضور کی خدمت میں پیش کئے گئے۔ حضور انور نے اپنے خطاب میں احباب کرام کو ان کی ذمہ داریوں کیطرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ جن جماعتوں نے مجلس شوریٰ میں حصّہ نہیں لیا اور اس کی اہمیّت کو پوری طرح نہیں سمجھا ان کے لئے تادیبی کارروائی کی جانی چاہیئے اور اگر ضروری سمجھا جائے تو آئندہ انہیں مجلس شوریٰ میں شرکت سے محروم کر دیا جائے۔ حضور نے احباب کو تلقین فرمائی کہ ہمیں دعا کرتے رہنا چاہیئے۔ کہ جو فیصلے یہاں کئے گئے ہیں ہم ان پر صحیح طور پر عمل درآمد کر سکیں۔ دعوت الی اللہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ آپ سب کا یہ فرض ہے کہ پیغام کو ساری دنیا تک پہنچائیں اور خدا کی طرف لوگوں کو بلائیں۔ حضور نے مزید فرمایا کہ ہمیں رُوحانی اقدار کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ اور ہمیں اپنی مساعی کو تیز سے تیز تر کرتے رہنا چاہیئے۔

دعا کے بعد مجلس شوریٰ اختتام پذیر ہوئی۔

ایڈیٹر کے نام

آپ کا خط ملا

● مکرم ناصر احمد صاحب خالد لاہور لکھتے ہیں:

روزنامہ "الفضل" مورخہ ۲۷ اگست ۱۹۸۹ء میں مشہور مؤرخ اور ادیب ڈاکٹر عاشق حسین بٹالوی کے بارے میں آپ کا ایک نوٹ شائع ہوا ہے۔ ڈاکٹر صاحب ہر سال موسم سرما میں چند ماہ کے لئے لنڈن سے لاہور آجاتے تھے۔ کئی دفعہ ان سے لاہور کی مال روڈ پر ملاقات ہوئی۔ ہاتھ میں ایک پرانا چمڑے کا بیگ۔ کانوں میں آلہ سماعت لگائے ہوئے۔ گہرے رنگ کے لکیر دار سوٹ میں ملبوس ڈاکٹر صاحب سے اتفاقاً ملاقات ہوجاتی۔ اور پھر ہم سرراہے پرانی یادیں تازہ کرلیتے۔ آج سے تقریباً دس سال قبل پہلی ملاقات بھی اسی طرح اتفاقاً ہوئی۔ میں نے سلام عرض کرنے کے بعد کہا کہ رات ہی آپ کی تقریر بی۔بی۔سی سے "لنڈن کی سیر" کے بارے میں سنی اور اب آپ سے ملاقات بھی ہوگئی۔ کہنے لگے ہاں! میں وہاں تقریریں ریکارڈ کرا آیا ہوں۔ میں نے کہا ڈاکٹر صاحب میں آپ کا "ہمسایہ" ہوں۔ پوچھنے لگے کہ آپ لنڈن میں کس جگہ رہتے ہیں؟ میں نے کہا کہ "میں لنڈن کی بات نہیں کررہا۔ آپ بٹالہ کے رہنے والے ہیں اور میں قادیان کا رہنے والا ہوں"۔ فرمایا پہلے آپ اپنا مکمل تعارف کرائیں پھر میں آپ سے مزید بات کروں گا۔ میں نے انہیں بتایا کہ میں خان صاحب فرزند علی خان صاحب امام بیت الفضل لنڈن کا پوتا ہوں۔ کہنے لگے کہ آپ "مولانا فرزند علی خان" کی بات کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ڈاکٹر صاحب۔ یہ سنتے ہی ڈاکٹر صاحب جذباتی ہوگئے دونوں ہاتھوں سے مجھ سے مصافحہ کیا، اور گلے سے لگایا۔ کہنے لگے کہ جب میں انگلستان میں طالب علم تھا تو احمدیہ بیت الفضل لنڈن اور خان صاحب کے سوا اور کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ اور بہت دیر تک بڑی محبت اور شفقت سے اس زمانہ کی باتیں یاد کرتے رہے۔ اور حال احوال دریافت کرتے رہے۔ اگلے سال پھر اسی طرح سرراہے ملاقات ہوئی تو چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب کی مسلمانوں کی خدمات کا تفصیلی ذکر کیا۔ ان کا حافظہ بلا کا تھا۔ اور انگریز مصنفین کی کتابوں کے صفحات ازبر تھے۔ کہنے لگے آپ کو شاید علم نہ ہو۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ "راؤنڈ ٹیبل کانفرنس" جس کے لیڈر سر آغا خان تھے۔ اور حضرت قائدِ اعظم اور سر محمد ظفراللہ خان وفد کے ممبران تھے۔ اس وفد کے SPOKES MAN یعنی ترجمان سر ظفراللہ خان تھے۔

پروفیسر عبدالسلام سے تو ان کی دوستی اور گپ شپ بھی تھی مگر چوہدری صاحب کے سامنے ہمیشہ وہ مؤدب ہو کر رہتے۔ اور پرجوش انداز میں ان کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

● مکرم جناب م۔م چوہدری صاحب نے لکھا ہے:

کراچی کے سید نذیر احمد شاہ صاحب کے نامور فرزند عزیز سید وسیم احمد صاحب (ریڈیو آفیسر) کے ایمان افروز حالات ۲ ستمبر کے الفضل میں پڑھ کر دل کو گونہ خوشی نصیب ہوئی اور سر فخر سے اونچا ہوگیا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے نوجوانوں میں فرض شناسی کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ جس جماعت میں ایسے نوجوان کثرت سے موجود ہوں وہ کبھی بھی ناکامی کا منہ نہیں دیکھ سکتی۔ ایسے نوجوان ملک وقوم کا قیمتی سرمایہ ہیں اور ان کی یاد آئندہ نسلوں میں قائم و دائم رہنی چاہیئے۔

یہ حالات پڑھ کر خیال آیا کہ احمدی نوجوانوں کے اس قسم کے کارناموں کو جمع کرکے شائع کیا جائے، اس کام کے لئے نظر آپ کی جانب اٹھی، آپ بھی جوانوں کے سرخیل رہے ہیں اور اس خدمت کے لئے نہایت موزوں، مجھے معلوم نہیں کہ صد سالہ جشن کے ضمن میں اس قسم کی کوئی کتاب تالیف کی جارہی ہے۔ یا نہیں۔ اگر کی جارہی ہو تو عزیز سید وسیم احمد کے حالات کو بھی اس میں شامل کیا جانا چاہیئے۔ اگر نہیں تو آپ اس امر کا اہتمام فرمائیں کہ ان حالات پر مشتمل ایک کتاب ضرور تالیف کی جائے جو ہماری آنے والی نسلوں کیلئے سرمایۂ افتخار ہونے کے علاوہ ان کیلئے مشعلِ راہ کا بھی کام دے۔ اگر آپ کو فرصت نہ ہو تو کسی ایسے جماعتی ادارے کی توجہ اس طرف مبذول فرمائیں جو یہ خدمت بجا لاسکے۔ یہ کام کرنے کا ہے اور اس دوسری صدی کے آغاز ہی میں اسے ہوجانا چاہیئے۔

عزیز موصوف کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے کہ جس نے دوسروں کی جانیں بچانے کے لئے اپنی جان خوشی سے پیش کردی اور وہ مر کر اوروں کی زندگی کا موجب بنا۔ ایسے احساسِ ذمہ داری سے لبریز دل رکھنے والے سعید بیٹے کے والدین کے لئے بھی ہماری دعائیں وقف ہیں جنہوں نے ایسے مایہ ناز سپوت کو جنم دیا اور اس کی بہترین تربیت کی۔ ہماری دعائیں اس کے ننھے بچوں کیلئے عرشِ الٰہی کو چھو رہی ہیں جو ایسے فدائی باپ کی تربیت سے محروم ہوگئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی امی کو یہ فریضہ احسن رنگ میں اور انتہائی صبر و تحمل سے ادا کرنے کی توفیق بخشے۔

● مکرم میاں محمد افضل صاحب لاہور لکھتے ہیں:

میرا خواندگی پہ مضمون جب کافی دن تک نہ چھپا تو میں سوچ رہا تھا کہ شاید کوئی امر اس کی اشاعت میں مانع ہے۔ بہرحال آج کے اخبار میں (جو ۳۱ اگست کا تھا) مضمون چھپ گیا ہے۔ اسی اثناء میں میں نے ایک اور لکھ لیا تھا۔ عنوان ہے "انگریزی سیکھنے کا ایک مجرب نسخہ"۔ امید ہے اسے بھی اپنے مؤقر روزنامہ میں جلد جگہ دے کر ممنون فرمائیں گے۔

اخبار الفضل نہ صرف پاکستان بلکہ انگلستان اور دوسرے ممالک میں بھی پڑھا جاتا ہے۔ اور نئے روپ میں آنے کے بعد تو بڑی دلچسپی سے پڑھا جاتا ہے۔ جہاں آپ نے کئی دلچسپ اختراعیں کی ہیں وہاں کیا یہ ممکن نہیں کہ اس کا ایک یا آدھا صفحہ انگریزی میں چھپا کرے یا ہفتہ میں کم از کم ایک روز ایک ڈیڑھ صفحہ انگریزی میں چھپ جائے۔ ایسا انگریزی دان طبقہ کے لئے زیادہ مفید ہوگا نیز وہ جو انگریزی میں خیالات کا بہتر اظہار کرسکتے ہیں یا جنہیں سائنس اور دیگر مضامین کے لئے انگریزی کا سہارا لینا پڑتا ہے، وہ بھی اس میں حصہ لینے والوں میں شامل ہوسکیں گے۔

الفضل نے تعارف کروایا

پندرہ، سولہ سال قبل کا واقعہ ہے! ٹیوب ویل نہر کے کنارے واقع ہے ساتھ ہی رہائشی کوارٹر ہے۔ ٹیوب ویل اور نہر کے درمیان پر فضا خوبصورت سایہ دار درختوں کا جھنڈ ہے۔ میں یہاں سایہ میں بیٹھا تھا۔ شدید گرمی کا موسم تھا۔ ۹-۱۰ بجے کا عمل ہوگا۔ ندی کے دوسرے کنارے دو اجنبی جارہے تھے۔ میں نے بیٹھے بیٹھے گھر آواز دی کہ "الفضل" بھیج دو۔ اجنبی چونکے، پھر رک گئے۔ آپس میں کوئی سرگوشی کی اور پھر جوتے اتارنے لگے۔ جرابیں اتاریں کپڑے اڑوسے اور ندی عبور کرنے لگے۔ اتنے میں "الفضل" میرے پاس آچکا تھا۔

سلام دعا کے بعد پوچھا "آپ احمدی ہیں"، میں نے کہا اللہ کا شکر ہے احمدی ہوں میں جان چکا تھا کہ انہیں کیسے معلوم ہوا ہے۔ ایک سرور کی کیفیت مجھ پر طاری تھی۔ میں اس لمحہ کو طول دینا چاہتا تھا پوچھا آپ کو کیسے پتہ چلا۔ کہنے لگے کہ "الفضل" کے نام سے۔

یہ اجنبی ارشد صاحب تھے جو محکمہ نہر میں اس وقت اوورسیئر تھے۔ اور احمدی تھے۔ جب تک شیخوپورہ میں رہے ہمارے برادرانہ تعلقات، خلوص اور محبت قائم رہے۔ میں ان کو ملتا تو الفضل یاد آجاتا۔ اور آجکل سولہ سال بعد جب الفضل دیکھتا ہوں تو ارشد صاحب یاد آجاتے ہیں۔ جہاں کہیں بھی ہوں اللہ تعالیٰ خوش اور صحت و سلامتی سے رکھے۔

محمد زاہد۔ محکمہ اریگیشن شیخوپورہ

تقویٰ کی جڑ خدا کیلئے خاکساری ہے
عفت جو شرط دیں ہے وہ تقویٰ میں ساری ہے
(براہینِ احمدیہ جلد ۵ صـ۱۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر ظفر اقبال صوفی ۔ ربوہ

بدلتی رُت کے تقاضے

آج ہر طرف سے ایک ہی آواز سنائی دیتی ہے کہ موسم بہت خوشگوار ہوگیا ہے۔ ہر طرف کالی گھٹائیں چھائی ہیں۔ آسمان پر کالے بادلوں کے سوا کچھ بھی تو نظر نہیں آتا۔ گرمی کی شدّت میں بھی کافی حد تک کمی آگئی ہے۔ موسم کی تبدیلی ہماری زندگی پر بہت اچھے اثرات مرتّب کرتی ہے۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ قدرت نے ہمیں چار خوبصورت موسموں سے نوازا ہے۔ ان میں ساون اور بہار قابلِ ذکر ہیں۔ ان موسموں کی خوبصورتی سے آپ ہرگز انکار نہیں کر سکتے۔ دیہات میں جس طرف نظر دوڑائیں سبزہ ہی سبزہ نظر آتا ہے خواہ وہ خار دار جھاڑیاں ہی کیوں نہ ہوں۔ برسات میں ہر چیز نکھری نکھری سی دکھائی دیتی ہے۔ یہ موسم مجھے کچھ سوچنے پر مجبور کرتا ہے۔ کیوں نہ میں آپ کو بھی اس سوچ میں شامل کرلوں۔ اس لئے کہ شدید گرمی کے بعد اتنا اچھا موسم انجوائے (ENJOY) کرنے کو ملا ہے۔ ہم کیوں اس کو بیکار کی سوچوں میں ضائع کردیں۔ ہاں واقعی بیکار کی سوچوں کو اپنے پاس نہیں آنے دینا چاہیئے۔ اس سے انسان کی صحت پر برا اثر پڑتا ہے لیکن جس طرف میں آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں اس سے نہ صرف آپ کی ذات کو فائدہ حاصل ہوگا بلکہ دوسرے بھی اس سے مستفیض ہونگے۔

ہاں تو یہ موسم ہمیں شجر کاری کی طرف متوجہ کرتا ہے اور آج ہم جو بھی پودا لگائیں گے وہ خوب پھلے پھولیگا اور خوب تناور بنے گا۔ آج کل بہت سے پودوں کی قلمیں بھی لگائی جاتی ہیں۔ جو بہت جلد کونپلیں نکال لیتی ہیں۔ ملکی سطح پر بھی حسب سابق پودے لگانے کی مہم کا آغاز ہوچکا ہے۔ آپ بھی اس میں کچھ نہ کچھ حصہ ضرور لیجئے یہ کار ثواب ہی نہیں بلکہ ایک دلچسپ مشغلہ اور فائدہ مند کام بھی ہے۔ اس سے ماحول میں تازگی پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ پودے فضا کی پراگندگی اور آلودگیوں کو دور کرکے فضا میں آکسیجن کی مقدار میں اضافہ کرتے ہیں جس سے انسان کو بہت سی امراض سے نجات حاصل ہوتی ہے۔

ایک دن ٹیلیویژن پر مریخ پر زندگی کے آثار ملنے کے بارے میں ایک دستاویزی فلم دیکھ رہا تھا جو بہت ہی دلچسپ اور مفید بھی تھی۔ مریخ پر چونکہ آکسیجن کی کمی ہے۔ سائنسدانوں کا خیال ہے کہ اگر مریخ پر کسی طرح آکسیجن کی کمی کو پورا کردیا جائے تو اس پر زندگی ممکن ہو سکتی ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آکسیجن کی اس کمی کو کس طرح پورا کیا جائے اس کا جواب دیتے ہوئے سائنسدان کہتے ہیں کہ مریخ پر ہم بہت زیادہ مقدار میں پودوں کے بیج بکھیر دیں گے۔ اور پھر جب ان سے پودے اُگیں گے تو اس طرح آکسیجن وافر مقدار میں پیدا ہوگی اس طرح اس سیارے پر آکسیجن کی کمی کو دور کرکے ہم اس کو انسان کے بسنے کے قابل بنا سکیں گے۔ لیکن اس منصوبہ کے مکمل ہونے کے لئے بہت زیادہ وقت درکار ہوگا۔ لیکن ہم زمین والے جن کے پاس قدرت کا یہ بیش بہا عطیہ موجود ہے ہم اسے ضائع کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ موجودہ زمانہ میں انسان نے آکسیجن کو ختم کرنے کے بہت سے ذرائع پیدا کر لئے ہیں۔ گویا اس طرح اپنی ہلاکت کے سامان خود اپنے ہاتھوں کر لئے ہیں۔ اگر ایسا ہی ہوتا رہا تو وہ دن دور نہیں جب ہم اس قدر قدرتی خزانے کو گنوا کر کف افسوس ملتے رہ جائیں گے۔ اس لئے چاہیئے کہ جہاں انسانوں کی ایک بہت بڑی تعداد قدرت کے اس خزانے کو ضائع کرنے پر تلی ہوئی ہے ہم اس سے بھی زیادہ تعداد ایسے انسانوں کی پیدا کردیں جو ہر وقت اس خزانے کو بچانے کی فکر میں رہے آج اس قدرت کے انمول خزانے کو بچانے کا واحد حل یہ ہے کہ ہم بہت زیادہ تعداد میں پودے لگائیں اور پھر ان کی حفاظت بھی کریں کیونکہ اکثر پودا لگانے کے بعد ہم اس کی طرف سے غافل ہو جاتے ہیں اور یہ سمجھ لیتے ہیں بس لگا دیا اب خود ہی پل جائے گا۔ یہ سوچ بالکل غلط ہے۔ پودا بالکل چھوٹے بچے کی مانند ہوتا ہے۔ اسے بھی گرمی سردی اور بیرونی آفات سے محفوظ رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے جس طرح آپ اپنے بچے کی حفاظت اور خوراک کا خیال رکھتے ہیں۔

اگر سرکاری کاغذات کے حساب سے پودوں کا اندازہ لگایا جائے جو ہمارے ملک میں ہر سال لگائے جاتے ہیں تو پاکستان میں آبادی کے لئے کوئی جگہ نہیں بچتی اور پاکستان افریقہ کے جنگلات سے بھی گھنا جنگل بن جاتا۔ ہوتا بھی ایسا ہی ہے ہر سال شجر کاری کی مہم کے تحت جو پودے لگائے جاتے ہیں۔ بہت کم تعداد ان پودوں کی پروان چڑھتی ہے۔ زیادہ تر لوگوں کی بے توجہی اور سستی سے اکثر پودے شہر کے آوارہ جانوروں کی نذر ہو جاتے ہیں۔ اس کا حل ایک یہ بھی ہے کہ ہم اپنے گھروں کے اندر باغبانی کریں۔ اس طرح آپ کے گھر کا ماحول پر فضا اور خوشگوار ہو جائے گا۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ ابھی ہم سے یہ کام نہیں ہوتا یا ہمیں اس کام میں کوئی دلچسپی نظر نہیں آتی۔ آپ کی دلچسپی پیدا کرنے کے لئے ایک آسان طریقہ یہ ہے کہ آپ ہمیشہ اپنے گھروں میں پھل دار پودے لگائیں جن سے آپ کو پھل حاصل ہوں گے اور آپ کم از کم پھلوں کے حصول کی خاطر ہی پودوں میں دلچسپی لینی شروع کردیں گے آہستہ آہستہ آپ محسوس کریں گے کہ آپ اس شوق کو اپنانے پر مجبور ہو گئے ہیں پھر یہ بہانہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہمارے ہاں جگہ کی بہت کمی ہے۔ اگر ایسا ہے تو آپ اپنے گھروں میں ایسے پودے بھی لگا سکتے ہیں جو کم جگہ گھیرتے ہیں مثلاً پپیتہ ہے۔ بہت ہی مفید اور کم جگہ گھیرنے والا پھلدار پودا ہے۔ اس پھل کے نظام ہضم پر جو اثرات ہیں ان سے کون واقف نہیں۔ اور یہ پودا بہت کم وقت میں پھل دینا شروع کردیتا ہے۔ اسی طرح آپ صحن کے کسی کونے میں چند اینٹیں اکھاڑ کر جگہ بنائیں اور اس میں انگور کی قلم لگائیں۔ اس کو مضبوط تاروں کی مدد سے چھت پر چڑھا دیں۔ انگور ہمارے ملک کا مشہور ترین اور ہر دلعزیز پھل ہے۔ یہ بیل بھی بہت کم وقت میں پھل دینا شروع کردیتی ہے۔ اسی طرح امرود، انار، چینی، لیموں وغیرہ وغیرہ۔ اگر آپ کے پاس جگہ ہے تو اپنے گھر میں چھوٹی چھوٹی کیاریوں میں سبزیاں کاشت کرسکتے ہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ یہ کتنا دلچسپ اور فائدہ مند مشغلہ ہے۔ ان پودوں کی دیکھ بھال میں آپ کی ورزش بھی ہوگی یہی نہیں اس سے آپ اپنے گھر کے بجٹ میں خاطر خواہ کمی بھی کرسکیں گے یاد رکھیئے جو مزہ اپنے گھر سے اترے ہوئے پھل یا ترکاری کے کھانے سے ہے وہ بازار سے خرید کر کھانے میں ہرگز نہیں ہوگا۔ کوئی روزگار نہ ہونے کی صورت میں آپ اس سے بہت مالی فائدہ بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ ہمارے ایک جاننے والے دوست ہیں جنہوں نے گلاب کے پودے کاشت کئے ہوئے ہیں جن سے وہ اچھی خاصی آمدنی پیدا کرتے ہیں۔ کسی بھی شہر کی خوبصورتی صرف عمارتوں اور انسانوں سے مکمل نہیں ہوتی بلکہ جب تک وہاں سبزہ نہ ہو بے رونق سے نظر آتے ہیں۔ خواہ وہاں کتنی ہی خوبصورت عمارتیں کیوں نہ ہوں۔ لاہور۔ راولپنڈی اور اسلام آباد جیسے شہروں کو دیکھیں کس چیز نے انہیں چار چاند لگا دیئے ہیں۔ کشمیر، وادی کاغان، وادی ہنزہ، سوات، مری، جھیل سیف الملوک اور اسی طرح کے دیگر خوبصورت علاقے کس وجہ سے خوبصورت کہلاتے ہیں اور کیوں ان علاقوں کو جنت نظیر کہا جاتا ہے یہاں تک کہ غیر ملکی سیاح بھی ان علاقوں کو ہی دیکھنے پاکستان آتے ہیں۔ آپ جس کسی سے بھی ان علاقوں کی دو لفظی تعریف کرنے کو کہیں گے تو یہی کہیگا۔ "سبزہ ہی سبزہ اور بس۔" پھر آپ دیکھیں کہ قرآن مجید میں بھی جنت کی بہت سی دوسری چیزوں کے ذکر کے ساتھ ساتھ پھل دار درختوں اور پانی کے شفاف چشموں کا ذکر ملتا ہے کراچی جیسے بین الاقوامی شہر کو کس چیز نے مار دی۔ پانی اور سبزہ نے۔ پانی نہ ہونے کی وجہ سے سبزہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ انسان دو چیزوں سے کبھی الگ نہیں ہو سکتا۔ ایک پانی اور دوسرا سبزہ۔ آپ شاعروں کی شاعری میں دیکھیں تو آپ کو پانی اور سبزہ زاروں کا ذکر اکثر ملیگا کیوں

اس لئے کہ اس جہان کی خوبصورتی صرف اور صرف سبزہ سے ہے کیونکہ پودے زمین کا زیور ہیں اور ان سے زمین کے حسن میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ میں تو یہاں تک کہوں گا کہ انسانیت کی بقاء بھی آج اسی میں ہے۔ کیونکہ فضاء کی آلودگیوں کو جس قدر تیزی کے ساتھ یہ پودے دور کر سکتے ہیں کوئی اور چیز یا طریقہ نہیں ہے۔ خدارا اپنی بقاء کی خاطر اس طرف بھرپور توجہ دیجئے۔ اور اپنے علاقہ میں خوبصورتی پیدا کرنے کی خاطر درخت لگائیے۔

حضرت امام جماعت (الثالث) نے ایک دفعہ فرمایا کہ ربوہ کو عزیب دلہن کی طرح سجا دو۔ کس طرح سجا سکتے ہیں آپ ربوہ کے گلی کوچوں کو۔ کوئی چیز نظر آتی ہے ان درختوں کے سوا۔ کچھ بھی تو نہیں سوائے اس کے کہ ہم اپنے گھروں کے اندر اور باہر پودے لگائیں۔ آپ کو اس کام کے لئے کوئی خاص اہتمام یا خرچ نہیں کرنا پڑیگا اور آپ دیکھیں گے کہ آپ کا علاقہ کس قدر خوبصورت اور جاذب نظر ہو جائیگا پھر آپ دیکھتے کہ کسی پارک میں ان چیزوں کے علاوہ کچھ بھی تو نہیں ہوتا۔ گھاس درخت، پانی کی جھیلیں اور فوارے پھر بھی لوگ کس طرح ان کی طرف دوڑے چلے آتے ہیں۔ کیونکہ انسانی فطرت ہے کہ وہ ان چیزوں سے دور نہیں رہ سکتا ان سے انسان کو فرحت حاصل ہوتی ہے۔ لوگ ساحل سمندر پر کیوں جاتے ہیں کیونکہ انہیں وہاں بھی ان چیزوں کا حسین امتزاج ملتا ہے۔ آپ نے مشاہدہ کیا ہوگا کہ سمندر کا پانی دور سے دیکھنے پر سبز نظر آتا ہے۔ پس وہاں بھی انسان کو پانی اور سبزہ اکٹھے میسر آتے ہیں اس لئے ہم وہاں جاکر ایک انجانی خوشی محسوس کرتے ہیں۔ یہی نہیں میڈیکلی بھی اس کی وجوہات موجود ہیں۔ رنگ انسانی زندگی پر گہرا اثر چھوڑتے ہیں۔ سبز رنگ ٹھنڈا ہوتا ہے اور قدرتی طور پر ہمیں سب سے زیادہ دیکھنے کو ملتا ہے کیونکہ سبزوں اور درختوں کا یہی رنگ ہے۔ یہ رنگ خاموشی، امن، نرم، پرسکون، دوستی اور ٹھنڈک کا تاثر دیتا ہے۔ یہ رنگ چونکہ تازگی کا احساس دلاتا ہے۔ اس لئے روح کی تسکین کا باعث بنتا ہے۔ آنکھوں کو تازگی بخشتا اور روشنی بڑھاتا ہے

آپ پریشان ہوں تو کسی کھلی جگہ پر نکل جائیں جہاں سبزہ ہو پریشانی چند منٹوں میں کافور ہو جائیگی۔ غصہ ہرن ہو جائیگا اعصابی تھکن دور ہو گی۔ ذہن سے بوجھ ہلکا ہوگا۔ اور آپ ہشاش بشاش اور پرسکون ہو کر لوٹیں گے۔ صبح ہی صبح کسی سبزہ زار اور کھلی جگہ پر سیر کرنے کا کیا جواز ہے۔ کبھی تجربہ تو کر دیکھیں۔ پھر آپ کی سمجھ میں سب کچھ آنے لگے گا۔ اس سلسلہ میں ایک اور تجویز پیش خدمت ہے کہ اگر آپ کے ہاں کوئی بچہ پیدا ہو تو آپ اس کی پیدائش کی خوشی میں ایک پودا لگائیں اور پھر اس کی حفاظت اسی طرح کریں جس طرح آپ اپنے بچے کی کریں گے۔ پھر جب بچہ اور پودا ایک ساتھ بڑھتے بڑھتے بڑے ہو جائیں تو آپ اپنے بچے کو بتائیں کہ بیٹا۔ یہ پودا ہم نے تمہاری پیدائش پر لگایا تھا اور یہ کہ اس کی عمر بھی تمہاری عمر کے برابر ہے۔ پھر دیکھیں وہ بچہ قدرتی طور پر اس پودے سے محبت کرنے لگے گا۔ اور خود اس کی حفاظت بھی کرے گا۔ اور پھر جب اس کے گھر بچہ پیدا ہوگا تو وہ آپ کی ریت کو اپناتے ہوئے ایک اور پودا لگائے گا۔ اس طرح یہ ایک صحت مند ریت چل پڑے گی۔ آپ اندازہ لگائیں کہ روزانہ ملک بھر میں کتنے بچے پیدا ہوتے ہیں اسی حساب سے روزانہ پودے لگیں گے۔ اور پھر ان کی حفاظت بھی ہو گی۔ تو بہت جلد ہم دیکھیں گے کہ ہمیں کسی مہم کے آغاز کی قطعاً ضرورت نہیں پڑے گی۔ لوگ خود بخود پودے لگاتے چلے جائیں گے۔

آخر میں ضروری خیال کرتا ہوں کہ پودوں کو لگانے، ان کی حفاظت اور خوراک کے سلسلے میں چند طریقے تحریر کر دوں کیونکہ اس مشغلہ کو اپنانے والے کچھ نئے لوگ بھی ہوں گے

زمین کی تیاری۔

ضروری ہے کہ جس جگہ آپ پودے یا سبزیاں کاشت کرنا چاہتے ہیں وہ زمین صاف ستھری اور نرم ہو۔ اس زمین میں پتھر وغیرہ نہیں ہونے چاہئیں۔ اگر آپ کے ہاں زمین پتھریلی یا سخت ہے تو چاہیئے کہ اس کے اوپر کی سخت مٹی کی تہہ اٹھوا کر نرم مٹی (یعنی بھل) ڈلوا دیں تاکہ پودوں کو زمین میں جڑیں پھیلانے میں آسانی ہو۔ اس کے بعد اچھی سی کھاد ملا کر زمین کو ہموار کر کے بیج بونا اور پانی دینا چاہیئے۔ اگر پودا لگانا ہو اور خاص طور پر جب پھل دار پودا لگانا مقصود ہو تو گڑھا ذرا گہرا ہونا چاہیئے اور اس میں کھاد اور بھل ملا کر ڈال لینی چاہیئے۔

پانی دینا۔

پودوں کو بہت زیادہ یا بہت کم پانی دینا بھی نقصان دہ ہوتا ہے۔ اس سے پودے کی نشوونما رک جاتی ہے یا پھر کسی بیماری کے لگنے کا احتمال ہوتا ہے۔ اس لئے آپ کو پانی دیتے وقت خاص توجہ دینی چاہیئے۔ ویسے تو دن میں کسی وقت بھی پانی دیا جا سکتا ہے لیکن دوپہر کے وقت پانی ہرگز نہیں دینا چاہیئے۔ عام طور پر صبح یا شام کا وقت جبکہ دھوپ کی تمازت کم ہوتی ہے بہت مفید ہوا کرتا ہے۔ پودوں کو پانی ہفتہ میں کم از کم تین مرتبہ دینا چاہیئے۔ موسم کی تبدیلی پر اس میں کمی بیشی کی جا سکتی ہے

کیمیاوی کھاد یا سبز کھاد۔

کیمیاوی کھاد کے بڑے اجزاء ہیں نائٹروجن، فاسفورس اور پوٹاشیم شامل ہیں۔ سایہ میں یا اندر رکھے جانے والے پودوں کو کھاد دیتے وقت اس بات کا خیال رہے کہ کھاد میں نائٹروجن کا جزو زیادہ شامل ہو۔ کھاد کو پانی میں ملا کر بھی پودوں کو دیا جا سکتا ہے۔ کیمیاوی کھاد کے استعمال کے معاملہ میں ہمیشہ خیال رہے کہ جو ہدایات کھاد بنانے والی کمپنی نے دی ہوں ان کے تحت دی جائے کہ کتنی مقدار اور کتنی دفعہ دینی چاہیئے ورنہ پودوں کو نقصان بھی ہو سکتا ہے۔ کھاد دیتے وقت پتوں پر گرنے نہ پائے ورنہ پتے جل جاتے ہیں۔ ضروری نہیں کیمیاوی کھاد خریدنے کی ہر کوئی استطاعت رکھتا ہو۔ اس لئے کیمیاوی کھاد کا متبادل تیار کرنے کا ایک طریقہ درج ہے۔ سب سے پہلے ایک گہرا گڑھا کھودیں اس میں گوبر اور درختوں کے پتے ڈالیں گڑھے کو لبالب بھر کر پانی لگائیں اور مٹی کی ایک موٹی تہہ سے ڈھانپ دیں۔ کچھ دن کے بعد یہ گل سڑ کر یکجان ہو جائیں گے اس کو نکال کر سکھانے کے بعد پودوں کو دیں۔ یہ کھاد وہی کام کرے گی جو کیمیاوی کھاد کرتی ہے۔ اس طرح آپ اپنے اخراجات میں کمی کر کے اچھے نتائج حاصل کر لیں گے۔ اس کھاد کے معاملے میں خیال رہے کہ بالکل تازہ گوبر پودوں کو نہیں دینا چاہیئے۔ اس سے ایک تو پودے جل جاتے ہیں اور عام طور پر گوبر پر دیمک بھی اکٹھی ہو جاتی ہے جس جگہ دیمک زیادہ پائی جاتی ہو وہاں چاہیئے کہ گوبر کے چند سوکھے اپلے کیاری کے کسی کونے میں دبا دیئے جائیں۔ اس طرح ساری دیمک وہاں اکٹھی ہو جائے گی اور آپ اسے باسانی۔ ڈی۔ ڈی ٹی یا اور کسی اچھی دوا سے ختم کر سکتے ہیں۔

دھوپ

دھوپ سے پودوں کے پتوں میں ضیائی تالیف کا عمل ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے پودے کے پتوں کا رنگ سبز ہوتا ہے لہذا پودوں کے لئے دھوپ انتہائی ضروری ہے۔ مگر گھروں کے اندر عام طور پر بعض ایسے پودے بھی ہوتے ہیں جو کہ سایہ کو پسند کرتے ہیں۔ اسی لئے ان کو براہ راست دھوپ میں نہیں رکھنا چاہیئے۔ یہ دھوپ کی شعاعوں سے ہی اپنی ضرورت کے مطابق دھوپ حاصل کر لیتے ہیں لیکن اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ ان کو دھوپ کی ضرورت نہیں ہوتی ایسے پودوں کو برآمدہ، بالکونی یا کھڑکیوں میں رکھا جا سکتا ہے۔ ہفتہ میں ایک دفعہ گملوں کو گھما دینا چاہیئے تاکہ پودے کو یکساں طور پر دھوپ کی شعاعیں اور روشنی مل سکے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو پودے کے ایک طرف کے پتے زرد پڑ جائیں گے۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو تو ہفتہ میں ایک دفعہ ان پودوں کو کسی ایسی جگہ رکھ کر دھوپ دکھائی جا سکتی ہے۔ جہاں دھوپ آتی ہو۔ اس کے علاوہ جو پودے براہ راست دھوپ برداشت کر سکتے ہوں ان کو بوتے وقت اس بات کا خیال رہے کہ ان کی ضرورت کے مطابق ان کو دھوپ ملتی ہے اور کسی وجہ سے وہ سایہ میں نہ رہیں ورنہ انکی نشوونما میں کمی رہ جائے گی۔

پودے کی کانٹ چھانٹ

پودوں کی کانٹ چھانٹ ہمیشہ کرتے رہنا چاہیئے ایسا کرتے وقت ہمیشہ تیز دھار والی چھری استعمال کریں اور پودے کو ہمیشہ آڑی طرف سے یا پھر اوپر سے چھانٹیں تاکہ پودا فضول قسم کا پھیلاؤ کر کے راستے کی رکاوٹ نہ بنے کیونکہ گھروں میں عموماً تھوڑی جگہ ہوتی ہے۔ ایسی شاخوں یا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پتوں کو فوراً تلف کر دیں جو بیمار ہوں کیونکہ ان سے باقی پودے پر برا اثر پڑتا ہے۔ کانٹ چھانٹ سے پودے کے تمام حصوں کو یکساں طور پر روشنی اور ہوا ملتی رہے گی۔ پھولدار پودے اگر پھول دینا بند کر دیں مثلاً گلاب، چنبیلی یا موتیا وغیرہ تو ان کو چھانٹ دیں وہ نئی کونپلیں نکال کر پھر اسی مقدار میں پھول دینا شروع کر دیں گے

پودوں کی صفائی

گھر میں لگائے جانے والے پودوں اور اسی طرح گھر سے باہر لگے ہوئے پودوں پر گرد و غبار کی تہ جم جاتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ان کی صفائی کی جائے۔ ہفتہ میں ایک دن ان پر پانی فوارے کی صورت ڈالیں۔ اس سے مٹی کی تہہ پودوں سے دھل جائے گی اور پودے خوبصورت نظر آنے کے ساتھ ساتھ صحت مند بھی ہوں گے اسی طرح پودے کے گرد اگنے والی فضول جڑی بوٹیوں کو بھی صاف کرتے رہنا چاہیئے۔ تاکہ وہ پودے کی خوراک میں برابر کے حصہ دار بن کر اس کی نشوونما میں رکاوٹ نہ بنیں۔

امید ہے کہ آپ اس موسم سے فائدہ اٹھاتے ہوئے شجرکاری کی اس مہم کو بھرپور طریقے سے منائیں گے اور پودا لگانے کے بعد اس سے غافل نہیں ہوں گے۔ بلکہ ان کی پوری پوری حفاظت کریں گے۔ صرف کاغذی کارروائی بھی نہیں ہوگی بلکہ حقیقت میں پودے لگیں گے بھی اور ان کی طرف اتنی ہی توجہ بھی دیں گے جس کے حقیقت میں وہ مستحق ہیں۔

محمد یحیٰ ہمدانی۔ قصور

اخبارات سے

س: یہاں مرزائی وکیل یوسف قمر نامی کی شادی ہوئی۔ بارات قصور سے ربوہ گئی۔ قصور کے بعض مسلمان وکلاء اور بعض دیگر معززین نے بارات میں شرکت کی۔ ربوہ پہنچ کر باقاعدہ تقریب نکاح منعقد ہوئی جس میں ایک نوجوان مرزائی نے اعلان کیا کہ ہمارے وہ بزرگ نہیں پہنچے جنہوں نے نکاح پڑھانا تھا۔ اس لئے ان کی نیابت میں یہ فریضہ میں انجام دے رہا ہوں،، یہ اعلان کر کے اس نے خطبہ نکاح پڑھا۔ اور اعلان کیا کہ میں فلاں ولد فلاں کا بنت فلاں کے ساتھ اتنے ہزار روپے حق مہر کے عوض نکاح کرتا ہوں۔ اس طرح اس نے دو نکاحوں کا اعلان کیا جو کہ یوسف قمر مذکور نے خود (اصالتاً) اور دوسرے لڑکے کی طرف سے ایک شخص (غالباً اس کے والد) نے کھڑے ہو کر قبول کرنے کا اقرار کیا۔ اس کے بعد ایک بوڑھے مرزائی نے دعا کروائی۔ جس کی اقتداء میں تمام حاضرین (مسلمان و مرزائی) نے دعا مانگی۔

دوسرے روز یوسف مذکور نے قصور میں دعوت ولیمہ دی۔ اس دعوت ولیمہ میں مسلمان وکلاء اور بعض معززین نے شرکت کی۔

شریک تقریب کچھ صاحبان سے استفسار کیا گیا کہ آپ نے ایک مرزائی کی شادی میں شرکت کی اور دعوت ولیمہ کھائی تو ان میں سے بعض حضرات نے تو "رواداری اور مروت"، جیسے الفاظ کا سہارا لیا۔ اور بعض نے کہا کہ وہاں سب کام تو مسلمانوں کی طرح ہوئے ہیں۔ یہی کلمہ، یہی خطبہ نکاح، یہی حق مہر وغیرہ۔ آخر اس تقریب میں شرکت کس طرح ناجائز ہو گئی۔ اور ایک صاحب نے تو یہ کہا کہ ہم نے تو سنا ہوا تھا کہ ربوہ میں جنت، دوزخ ہے۔ اور وہاں حوریں ہوتی ہیں۔ ہم تو حوریں دیکھنے گئے تھے"

براہِ کرم ان مسلمانوں کے متعلق شرعی حکم سے بحوالہ کتب و دلائل آگاہ فرمائیں۔ نیز یہ تحریر فرمائیں کہ بالخصوص مرزائیوں کی شادی غمی کی تقریبات میں شمولیت اگر منع ہے تو کیوں؟

ج: ان مسائل کی تحقیق قادیانی جنازہ، قادیانی مردہ اور قادیانی ذبیحہ میں کر چکا ہوں۔ خلاصہ یہ کہ جن لوگوں نے قادیانی تقریب میں شرکت کی وہ گنہ گار ہیں ان کو توبہ کرنی چاہیئے۔ اور جن لوگوں نے ان کو مسلمان سمجھا اگر ان کو قادیانیوں کے عقائد معلوم نہیں تھے تو یہ ناواقفی ہے۔ اور جن لوگوں کو ان کے عقائد معلوم تھے اس کے باوجود ان کو مسلمان سمجھا وہ اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کریں کیونکہ قادیانیوں کے قطعی کفریہ عقائد کو اسلام سمجھنا کفر ہے۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی)

واقفین نو

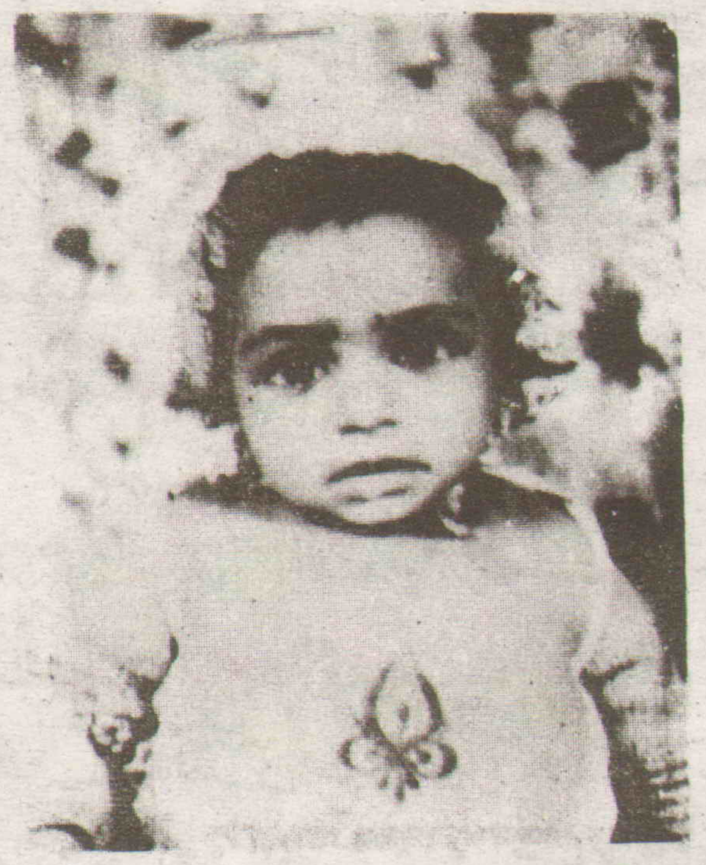

طارق محمود عارف ابن عبدالرزاق
ناصر آباد کالونی نمبر 2 - ربوہ

وقاص احمد رضا ابن محمد اسحٰق
کوارٹر درویشاں نمبر 5 دارالیمن وسطی ربوہ

مغیث احمد طلحہ ابن احسان اللہ چیمہ
دارالبرکات - ربوہ

عامر سہیل ابن رفیع احمد
۲/۲۶ دارالرحمت شرقی ربوہ

محمد فاتح ابن ملک محمد افضال
راولپنڈی

وقار احمد قریشی ابن قیصر محمود
دارالصدر جنوبی - ربوہ

منصور احمد حیدر ابن ناصر احمد ندیم
۱۲/۳۶ دارالعلوم شرقی ربوہ

ملیحہ احمد بنت مسعود احمد طاہر
۵۰۵ سیکٹر ۲-اے ٹاؤن شپ سکیم لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیرونی ممالک میں انصاراللہ کے اجتماعات

امریکہ: اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مجلس انصاراللہ یو ایس اے امریکہ کا آٹھواں سالانہ اجتماع ۲۰-۲۱ ہجرت ۱۳۶۸ھ مطابق مئی ۱۹۸۹ء بروز ہفتہ اتوار ولنگ بورو این جے میں بخیروخوبی کامیاب طور پر منعقد ہو کر اختتام پذیر ہوا۔ نیوجرسی، ولنگ بورو، نیویارک، بوسٹن، بالٹی مور، واشنگٹن، فلاڈلفیا، شکاگو، اور ڈیٹن سے ۹۴ انصار نے شرکت فرمائی۔

ورزشی، معلوماتی، اور دینی مقابلہ جات کے علاوہ ماریشس کے سابق امیر صاحب مکرم موسیٰ تاؤ جو صاحب کا خطاب خصوصی اہمیت کا حامل تھا۔ جس میں انہوں نے دنیا کے دوسرے کنارے پر ہونے والے فضلوں کا ذکر کرتے ہوئے انصار کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ خصوصاً نئی نسل کی تربیت اور نماز باجماعت کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی اور آخر پر دعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نیک اجتماع سے سارے ملک کو نوازے۔

سکنڈے نیویا: اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے سکنڈے نیوین ممالک کی پانچوں ذیلی تنظیموں انصاراللہ، خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ، لجنہ اماءاللہ، اور ناصرات الاحمدیہ کا تیسرا سالانہ اجتماع یکم اور ۲ ماہ وفا ۱۳۶۸ھ مطابق جولائی ۱۹۸۹ء بروز ہفتہ اتوار اوسلو (ناروے) میں منعقد ہو کر بخیروخوبی انجام پذیر ہوا۔ جس میں بشمول ۳۲ انصار کے کل ۳۸۰ افراد جماعت نے شرکت فرمائی۔

صدر محترم مجلس انصاراللہ مرکزیہ اور صدر محترم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے پیغام سنانے کے بعد برادر ہبۃ النور صاحب امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں نماز کی اہمیت واضح فرمائی۔ باہمی محبت، اخوت اور اتحاد کو اپنانے کی تلقین فرمائی۔

ورزشی، معلوماتی، علمی، اور دینی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ جن میں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو محترم برادر ہبۃ النور صاحب نے اپنے اختتامی خطاب سے پہلے انعامات تقسیم فرمائے۔

اپنے اختتامی خطاب میں آپ نے انصاراللہ کو بتایا کہ یہ عمر پختہ عمر ہے۔ اور اسی عمر کے بعد خدا تعالیٰ بھی انعامات سے نوازتا ہے۔ اس لئے اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے نیکی کی تلقین، نئی نسل کی تربیت اور تعلیم کی طرف خاص توجہ دی جائے۔ اور بیرونی ممالک سے آنے والوں کے تجربوں سے بھی فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اجتماع کے مبارک اثرات سے سکنڈے نیوین ممالک کو نوازے۔

خبریں

• پاکستان اور فرانس کے درمیان ایک ہزار میگاواٹ کے ایٹمی ری ایکٹر کے حصول کے بارے میں مذاکرات ماہ رواں کے دوران ہی شروع ہو جائیں گے۔ فرانسیسی ماہرین ایٹمی توانائی کمیشن کے حکام، وزارت خارجہ اور اہم سائنس دانوں سے اسلام آباد میں تبادلہ خیالات کریں گے۔

• راجستھان کے شہر کوٹہ میں مسلم کش فسادات میں ۱۸ افراد ہلاک اور ۷۰ زخمی ہو گئے۔ فسادات ہندوؤں کے جلوس نکالنے پر شروع ہوئے۔ مشتعل افراد نے متعدد دکانیں نذر آتش کر دیں۔ فوج طلب کر لی گئی ہے۔ اور کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔

• لاہور میں سرکلر روڈ پر واقع اڈہ کراؤن بس کے قریب ایک کیمیکلز کی دکان میں دھماکہ ہونے کی وجہ سے ۹ افراد ہلاک اور ۲۴ زخمی ہو گئے اردگرد کی دکانوں کو بھی ازحد نقصان پہنچا۔ مرنے والوں کے چیتھڑے اُڑ کر بجلی کی تاروں میں جا اٹکے۔ حادثے کی تحقیقات شروع کر دی گئی ہیں۔

• قومی اسمبلی کا چھٹا سیشن ملک معراج خالد کی صدارت میں شروع ہوا۔ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کے علاوہ غلام مصطفےٰ جتوئی، نوابزادہ نصراللہ خان اور مولانا عبدالستار نیازی موجود تھے۔ اجلاس میں چیئرمینوں کے پینل کا اعلان کیا گیا۔ جو سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کی غیر موجودگی میں اجلاس کی صدارت کریں گے۔

• واشنگٹن پوسٹ نے بتایا ہے کہ کابل حکومت نے سابق شاہ ظاہر شاہ کی شہریت بحال کر دی ہے۔ اور وہ جب چاہیں افغانستان واپس آ سکتے ہیں۔

• لاہور میں ایک طلباء تنظیم کے دفتر پر فائرنگ کے واقعہ کے خلاف اس تنظیم کے ارکان نے فیصل آباد میں مختلف مقامات پر احتجاجی مظاہرے کئے۔ ایک پولیس کار کو آگ لگا دی گئی۔ ٹریفک سارجنٹ سے وائرلیس سیٹ چھیننے کی کوشش کی گئی۔ مداخلت کرنے والے کانسٹیبل کو ڈنڈے مارے گئے

• وفاقی حکومت کا کہنا ہے کہ سینٹ سے منظور ہونے والا شریعت بل فی الحال قومی اسمبلی میں پیش نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ اگر قومی اسمبلی نے منظور کر ہی لیا تو بھی بل کے نفاذ کیلئے ۱۹۷۳ء کے آئین میں متعدد ترامیم کرنا پڑیں گی۔

• جنوبی کیرولینا امریکہ کے ساحل میں ۱۳۲ سال قبل غرق ہونے والے جہاز سے کروڑوں ڈالر مالیت کا خزانہ مل گیا ہے۔ جس وقت جہاز غرق ہوا تھا تو خزانے کی قیمت ۴۵ کروڑ ڈالر تھی

• چین پاکستان کو کوئلہ سے چلنے والے بجلی گھروں کی ٹیکنالوجی دے گا۔ یہ بات پانی و بجلی کے وفاقی وزیر فاروق احمد خان لغاری نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کے دوران بتائی۔

• دولت مشترکہ کے سیکرٹری جنرل نے کل بتایا کہ پاکستان کو یکم اکتوبر سے دولت مشترکہ میں شامل کر لیا گیا ہے۔ منتخب حکومت کی خواہش متفقہ طور پر منظور کر لی گئی ہے اور بینظیر بھٹو اگلے سربراہ کانفرنس میں شریک ہونگی۔

• صدر پاکستان نے ایک آرڈیننس جاری کیا ہے جس کی رُو سے سٹیٹ بینک معاف کئے گئے یا رعایتی شرح پر دیئے گئے قرضوں کی رپورٹیں وفاقی حکومت کو پیش کرے گا۔ اور وفاقی حکومت رپورٹ یا اس کا کوئی حصہ پارلیمنٹ یا سٹینڈنگ کمیٹی کو پیش کر سکے گی۔

مسکینی سے قرآن شریف کا جوا اپنی گردن پر اٹھاؤ (ازالہ اوہام صفحہ ۵۴۸)

ضرورت ہے
ہمیں اپنی فیکٹری کے لئے
۲ سیلزمین، ایک الیکٹریشن
اور ایک خدمت گار برائے آفس کی ضرورت ہے
امیر یا صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ ملیں
میاں بھائی ۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور
فون: ۲۲۳۳۷۲
۲۲۳۳۷۳

سرزمین قادیان کا اوّلین
مشہور دواخانہ
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت
گوجرانوالہ، ربوہ، قلعہ کالر، ملتان، کراچی
۷۸۸۴۴، ۹۰۶، ـــ ، ۳۱۰۲۶

کمزوری نظر کورس
EYESIGHT COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت -/۷۵

کمزوری نظر دور کورس
MYOPIA COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت -/۷۵

کمزوری نظر مطالعہ کورس
READING EYESIGHT COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت -/۷۵

بھینگاپن کورس
SQUINT COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت -/۷۰

دونظری کورس
DIPLOPIA COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت -/۷۵

آنکھوں کے متعلق تفصیلی لٹریچر ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔
کیور ٹو میڈیسن کمپنی
گولبازار، ربوہ
فون: سیلز، کلینک، رہائش ڈاکٹرز
۶۰۷، ۶۰۶، ۷۷۱